بسم الله الرحمن الرحیم

روزہ کے آداب اور روزہ توڑنے والے کام

واجبی آداب :

واجبی آداب یہ ہیں کہ روزہ دار ان تمام قولی وفعلی عبادات کو بجالائے جنہیں اسکے اوپر اللہ تعالی نے واجب قرار دیا ہے ، ان میں سب سے اہم فرض نمازیں ہیں جو شہادتین کے بعد اسلام کا سب سے زیادہ تاکیدی رکن ہے ، لہذا ضروری ہے کہ روزہ دار اس پر محافظت اور ارکان وواجبات وشرطوں کے ساتھ اسکی ادائیگی کا اہتمام کرے ، وقت کی پابندی کے ساتھ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھے کیونکہ باجماعت نماز یہ اس تقوی کا ایک حصہ ہے جسکے لئے روزہ مشروع اور فرض کیا گیا ہے ، برخلاف اسکے نماز کو ضائع کرنا تقوی کے منافی اور عذاب الہی کا سبب ہے ، ارشاد باری تعالی ہے : فخلف من بعد هم خلف أضاعوا الصلاة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا (سورئہ مریم : ٥٩) ترجمہ : پھر انکے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑگئے ، سو ان کا نقصان انکے آگے آئے گا ۔

** ان پر واجب ہونے کے باوجود بعض روزہ دار باجماعت نماز کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالی نے اسکا حکم دیا ہے : ذاكنت فيهم فاقمت لهم الصلاة فلتقم طائفة منهم .... (النساء : ١٠٢) ترجمہ : جب تم ان میں ہواور ان کیلئے نماز کھڑی کرو تو چاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو ، پھر یہ سجدہ کرچکیں تویہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں ....* ذرا سوچیں کہ جب اللہ تعالی حالت حرب وخوب میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو امن واطمینان کا حالت میں تو بدرجہ أولی اسکا حکم ہوگا ، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہیکہ ایک نابینا صحابی نے عرض کیا : ائے اللہ کے رسول ﷺ ، مسجد تک لانے کیلئے کوئی میرا مدد گار نہیں ہے اسلئے آپ مجھے گھرمیں نماز پڑھنے کی رخصت دے دیجئے (آپ ﷺ نے اولا تو رخصت دے دی) لیکن جب وہ جانے لگے تو آپ نے انہیں واپس بلایا اور سوال کیا : هل تسمع النداء ، کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو ؟انہوں نے جوا ب دیا ہاں ، اذان کی آواز سنتا ہوں ، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : فأجب تب تو اسکا جواب دو (یعنی مسجد میں حاضری دو) صحیح مسلم : ٦٥٤)

** اسی طرح باجماعت نماز کی بڑی فضیلت بھی بیان کی گئی آپ ﷺ کا فرمان ہے : باجماعت نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا (صحیح بخاری : ٦٤٥ ، مسلم : ٦٥٠)

اسی طرح باجماعت نماز چھوڑنے والوں کو آپ ﷺ نے منافقین کی صف میں شامل فرمایاہے ، اسی طرح آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ : اقامت کا حکم دوں اور جماعت چھوڑنے والوں کو انکے گھروں سمیت جلادوں (بخاری : ٦٥٧ ، مسلم : ٦٥١)

** روزے کے واجبی آداب میں یہ بھی داخل ہے کہ روزہ دار ایسے تمام اقوال وافعال سے پرہیز کرے جنھیں اللہ اور اسکے رسول نے حرام قرار دیا ، چنانچہ جھوٹ سے پرہیز کرے (واقع کے خلاف خبر دینے کو جھوٹ کہتے ہیں) اور سب سے بڑی جھوٹ اللہ اور اسکے رسول پر جھوٹ بولنا ہے جیسے کسی حرام کام کی حلت اور حلال کام کی حرمت کی نسبت اور اسکے رسول کی طرف کرنا ، ارشاد باری تعالی ہے : ولا تقولوا لما تصف ألسنتكم الكذب هذا حلال وهذا حرام ....(النحل: ١١٦ ، ١١٧) ترجمہ : کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو ، سمجھ لو کہ اللہ تعالی پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ۔

** روزہ دار کو غیبت سے بھی پرہیز کرنا چاہئے ، اپنے بھائی کی ناپسندیدہ بات عیب کو اسکے پیٹھ پیچھے بیان کرنا غیبت ہے ، آپ ﷺ کاارشاد ہے : تو اپنے بھائی کا عیب بیان کررہا ہے اگر اس میں پایا جارہا ہے تو یہی تو غیبت ہے اور اگر اسکا عیب جو بیان کررہاہے وہ اس میں نہیں ہے تو ، تو نے اس پر بہتان باندھا ہے ۔ (الترمذی : ١٥٧٨)

** روزہ دار کو چاہئے کہ چغل خوری سے پرہیز ، چغل خور ی یہ ہے کہ ایک شخص کی بات دوسرے شخص تک فساد واختلاف کی غرض سے پہنچائی جائے چغل خوری گناہ کبیرہ ہے ، اس سے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ : لا یدخل الجنة نمام (بخاری : ٦٠٥٦ ، مسلم : ١٠٥) چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا ،

** روزہ دار کو چاہئے کہ خرید وفروخت ، پیشہ مزدوری اور رہن وغیرہ جیسے معاملات میں دھوکہ دہی سے بچتا رہے اور ہر مشورہ اور نصیحت طلبی کے وقت بھی دھوکہ دہی سے پرہیز کرے ، کیونکہ دھوکہ دینا کبیرہ گناہ ہے ، دھوکہ دینے والے سے اللہ کے رسول ﷺ نے براء ت کا اظہار کیا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا : من غشنا فلیس منا ، جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ، حدیث ان الفاظ میں بھی مروی ہیکہ : من غش فلیس منی (صحیح مسلم : ١٠٢) جس نے دھوکہ دیا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے ۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

** روزہ دار کو چاہئے کہ گانے بجانے کے آلات سے پرہیز کرے ، لہو ولعب کے تمام آلات خواہ وہ سارنگی ہو ،رباب ہو ، دو تارو ستار ہو ، یا بانسری وکمان ،سب کے سب حرام ہیں اور اگر اسکے ساتھ سوریلی آواز میں گیت اور جذبات کو ابھارنے والے گانے ہوں تو انکی حرمت وقباحت او ر بڑھ جاتی ہے ، ارشاد باری تعالی ہے : ترجمہ : اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ، جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں ، یہی وہ لوگ ہیں جنکے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے (لقمان : ٦)

مستحب آداب

مستحب آداب میں سے ایک ادب سحری کھانا بھی ہے ، رات کے آخری حصہ میں (روزہ رکھنے کی نیت سے) جو کھانا کھایا جاتا ہے اسے سحری کھانا کہتے ہیں ، اسکا نام سحری اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ کھانا سحر کے وقت کھایا جاتا ہے ، اللہ کے رسول ﷺ نے سحری کھانے کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے : تسحروا فن فی السحور برکة (صحیح بخاری : ۱۹۲۳ ، مسلم : ۱۰۹۵) ترجمہ : سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے ۔ اور ایک جگہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ سحری کا کھانا برکت ہے اس لئے اسے چھوڑو نہیں ، اگرچہ صرف ایک گھونٹ پانی ہی پی لو ، کیونکہ اللہ تعالی اور اسکے فرشتے سحری کھانے والوں کیلئے رحمت کی دعاء کرتے ہیں ۔ (أحمد ،ج: ۳ ، ص: ۱۲ ، صحیح الجامع : ۳٦۸۳) اسی طرح روزہ کیلئے نیت دل کے ارادہ کا نام ہے ، زبان سے الفاظ اداکرنا سنت سے ثابت نہیں ہے ۔

** روزے کے مستحب آداب میں سے ایک ادب افطار میں جلدی کرنا ہے ، جب کہ دیکھنے سے سورج کا غروب ہونا محقق ہوجائے ، یا اذان وغیرہ یا وبا وثوق ذریعہ سے سورج کے ڈوبنے کا غالب گمان ہوجائے (تو افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے) چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا : لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (صحیح بخاری : ۱۹۵۷ ، مسلم : ۱۹۰۲) ترجمہ : لوگ برار بخیر رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے ،سنت یہ کہ تازہ کھجور سے افطار کیا جائے ، اگر نہ ملے تو عام کھجور سے پھر اگر وہ بھی نہ ملے تو پانی سے (صحیح الترمذی : ٥٦۰)

** روزہ کے مستحب آداب میں تلاوت قرآن ، ذکر ودعاء ، نفلی نماز وصدقات میں کثرت سے مشغولیت بھی ہے ، چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عباس کی حدیث ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ

لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب جبرئیل آپکے پاس تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تو آپ کی سخاوت میں مزید اضافہ ہوجاتا ، اس وقت تو رسول ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے (صحیح بخاری : ٢٦٠ ، مسلم : ٢٣٠٨) ۔
** روزہ کے مستحب آداب میں یہ بھی داخل ہے کہ روزہ دار اپنے اوپر اللہ تعالی کی اس نعمت کو دھیان میں رکھے کہ اللہ تعالی نے اسے روزہ رکھنے کی توفیق بخشی اور روزہ کو اسکے لئے آسان کیا کہ اس نے روزہ رکھ لیا اور پورے مہینہ کا روزہ مکمل کیا کیونکہ بہت سے لوگ ایسے جو روزہ کی نعمت سے محروم رہتے ہیں یا تو روزہ کا مہینہ آنے سے قبل وفات پاچکے یا (کسی بیماری کی وجہ سے) اس سے عاجز رہ گئے یا پھر گمراہی میں پڑھے ہیں اور روزہ رکھنے سے اعراض کرتے ہیں ، اس لئے چاہئے کہ روزہ دار ، روزہ کی توفیق پر جو گناہوں کی بخشش لغزشوں کی معافی اور رب کریم کے پڑوس ونعمت والے گھر (جنت) میں درجات کی بلندی کا سبب ہے ، اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان کرتے رہے ۔

روزہ کو فاسد کرنے والے کام :

بھائیو!!! اللہ تعالی کافرمان ہے : فالآن باشروھن وابتغوا ماکتب اللہ لکم وکلوا واشربوا ...... الصیام لی اللیل . ، اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالی نے روزہ کو توڑنیوالے اصولی کام بیان کردئے ہیں اور نبی کریم ﷺ نے حدیث میں اسکی مکمل وضاحت کردی ہے ، اسکی تفصیل یہ ہے کہ ، روزہ کو توڑ دینے والے کام سات ہیں :
١) جماع (ہمبستری) کرنا ، روزہ توڑنے والے کاموں میں یہ سب سے بڑا اور گناہ کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے ، اس روزہ نفلی ہو کہ فرض باطل ہوجاتا ہے ، اگر رمضان کا روزہ ہو تو اس پر قضا کے ساتھ کفارہ مغلظہ لازم ہے ، کفارہ مغلظہ یہ کہ ، ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ، اگر نہ ملے تو دو مہینہ کا لگاتار روزہ رکھنا ، ان دونوں مہینوں میں بغیر عذر شرعی کے افطار نہیں کرسکتا ، جیسے عید کا دن درمیان میں آگیا ، ایا تشریق ، یا کوئی عذر بیماری ، سفر وغیرہ ، یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ۔ (صحیح مسلم : ١١١١)
(٢) بوس وکنار کے ذریعہ یا اپنے وہاتھ وغیرہ سے اختیاری طور پر منی خارج کرنا ، کیونکہ یہ عمل بھی شہوت رانی میں داخل ہے ، جس سے پرہیز کئے بغیر کسی کا روزہ صحیح نہیں ہوسکتا ، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ ... بندہ اپنا کھانا ، پانی ، اور شہوت کو میرے لئے چھوڑ دیتا ہے (بخاری : ١٨٩٤)

(٣) کھانا اور پینا : اس سے مراد کھانے یا پینے کی چیز کو منہ یا ناک کے ذریعہ معدہ تک پہنچانا ہے ، خواہ کھانے پینے کی کوئی بھی چیز ہو ، ارشاد باری تعالی ہے : وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الأبیض من الخیط الأسود من الفجر ثم أتموا الصیام لی اللیل (البقرة : ١٨٧) ترجمہ : اور کھاؤ ، پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ (فجرصادق) اور کالا دھاگہ (فجر کاذب) کے درمیان فرق واضح ہوجائے ، پھر رات تک روزہ کو پورا کرو ۔

(٤) جو کھانے پینے کے حکم میں ہو : یہ دو طرح کے ہیں ، أول : روزہ دار کو خون چڑھانا ، مثلا بہت زیادہ خون نکل گیا ، جسکے لئے خون چڑھایا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا ، کیونکہ خون ہی کھانے پینے کی اصل غایت ہے اور خون چڑھانے سے یہ مقصد پوارا ہوا ہے ۔ دوم: وہ گلوکوز چڑھانا جو کھانے پینے کے قائم مقام ہو ، اگر انجکشن وغیرہ کے ذریعہ ایسا گلوکوز چڑھایا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ وہ کھانے پینے کے حکم میں ہے ، البتہ وہ انجکشن جو کھانے پینے کا بدل نہیں ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ وہ انجکشن پٹھوں میں یا رگوں میں لیا جائے ، حتی کہ اسکا مزہ حلق میں محسوس ہو ،پھر بھی اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ، کیونکہ وہ کھانے پینے کے حکم میں نہیں ہے ۔

(٥) سینگی ، خون نکالنا (حجامت) : اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے ، افطر الحاجم والمحجوم (أحمد ، ج: ٥، ص: ٢٧٦ ، ابو دائود: ٢٣٦٧ ، دیکھئے صحیح الجامع : ١١٣٦) ترجمہ : پچھنا لگانے والا اور پچھنا لگوارہا ہے دونوں نے افطار کیا ۔ اسی بنیاد پر علماء کا کہنا ہے کہ واجبی روزہ دار کیلیء خون دینا جائز نہیں ہے لا یہ کہ وہ شخص ایسا مجبور ہوکہ بغیر خون دئے اسکی ضرورت پوری نہیں ہورہی ہے ، اور خون دینے والے کو خون نکالنے سے ضرر لاحق نہ ہورہا ہو تو ضرورت ومجبور کے تحت وہ اس دن (خون دیکر) افطار کردے اور بعد میں اسکی قضا کرلے ۔

(٦) عمدا قئے کرنا ۔

(٧) حیض ونفاس کا خون آنا ۔

روزہ دار کیلئے مستحب کام

رمضان المبارک بڑی فضیلتوں والا مہینہ ہے ' اس مہینہ میں نیک کام کا اجر بڑھ جاتا ہے اس لئے اسے غنیمت سمجھتے ہوئے اس سے مستفید ہونا

ضروری ہے اس مہینہ کے روزوں کو اللہ تعالی نے اسلام کا ایک رکن قرار دیا ہے ' روزہ داروں کیلئے اللہ تعالی نے جنت کا ایک دروازہ ہی خاص کردیا ہے ۔
کچھ ایسے نیک عمل ہیں جن کا اہتما روزہ دار کیلئے مستحب ہے : ۔
١۔ قرآن کریم کی تلاوت : اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا تو اسکے عوض اسے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے ' میں نہیں کہتا کہ " الم " ایک حرف بلکہ الف ایک حرف ہے ' لام ایک حرف ہے ' اور میم ایک حرف ہے ۔ (سنن الترمذی)
٢۔ کثرت سے دعاء مانگنا : روزہ کے احکام بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ : وذا سألک عبادی عنی فنی قریب أجیب دعوة الداع ذا دعان .... الآیة جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ' ہر پکارنے والے کی پکارکو جب کبھی وہ مجھے پکارے میں قبول کرتا ہوں ۔
٣۔ افطار کے وقت دعاء کرنا : ۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالی افطار کے وقت بہت سے لوگوں کو معاف کردیتا ہے ۔ (أحمد)
٤۔ گھر سے نکلنے کی دعاء :۔ بسم اللہ توکلت علی ولا حول ولا قوة لا باللہ ۔ (أبودائود ' الترمذی)
اللھم نی أعوذبک أن اضل أو ازل أو ازل أو أظلم أو أظلم أو أجھل أو یجھل علی ۔ (أبودائود ' الترمذی)
گھر میں داخل ہونے کی دعا ء : ۔ بسم ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی ربنا توکلنا ۔ (سنن أبودائود)
٥۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء :۔ بسم اللہ .... أللھم نی أعوذبک من الخبث والخبائث ۔ (بخاری ومسلم وابودائود)
بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء : ۔ غفرانک ۔ (أبودائود ' الترمذی)
٦۔ سونے کی دعاء : ۔ با سمک اللھم أموت وأحیا ' (بخاری ومسلم) أللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک (ابوداؤد ' الترمذی)
بیدار ہونے کی دعاء : ۔ الحمدللہ الذی أحیانا بعد ما أماتنا ولیہ النشور ۔ (صحیح بخاری ومسلم)
٧۔ سواری پر بیٹھنے کی دعاء :۔ بسم اللہ ' الحمدللہ ' سبحان الذی سخرلنا ھذا وماکنا لہ مقرنین ونا لی ربنا لمنقلبون ۔
٨۔ صدقہ وخیرات :۔ صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ رمضان المبارک میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے ۔
٩۔ عمرہ کرنا :۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے ۔ (بخاری)

۱۰۔ زبان کی حفاظت : ۔ غیبت چغلی جھوٹ ' فحش بات اور گالی گلوچ سے زبان کی حفاظت کی جائے اللہ کے رسولﷺ کا فرمان ہے : جو شخص جھوٹ بولنا اور اسکے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالی کو اسکے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ (صحیح بخاری)

جو شخص فحش کلام اور جھوٹ کو ترک نہ کرے اللہ تعالی کو اسکے کھانا پانی چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ (الطبرانی)

اگر تم لوگ روزہ رکھو تو فحش کلامی اور شور وغل سے پرہیز کرو اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا لڑائی کرے تو اس سے کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں ۔ (متفق علیہ)

۱۱۔ صلہ رحمی کا اہتمام کرنا :۔ کیونکہ قطع رحمی بندے کے نیک عمل کے ثواب کو ختم کردیتی ہے ۔

۱۲۔ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ۔

۱۳۔ زکاۃ دینا د ۔

۱٤۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا

ختم شدہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net